مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
عہد ساز شخصیت، مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

ناشر: مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، ندوۃ العلماء لکھنؤ، ۲۰۰۷ء، طبع دوم، ص ۳۶۰، قیمت -/۱۲۰ روپے

عصر حاضر میں اسلام کے عظیم داعی اور مفکر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی حیات اور خدمات پر ان کی زندگی کے آخری ایام ہی میں متعدد کتابیں منظر عام پر آ گئی تھیں۔ پھر ان کی وفات کے فوراً بعد متعدد دینی، علمی اور ادبی رسائل و جرائد نے خصوصی نمبر نکالے، یونیورسٹیوں نے سمینار منعقد کیے، ریسرچ اسکالرس نے ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالے لکھے اور اردو، عربی، فارسی، بنگالی اور دیگر زبانوں میں، ملک اور بیرونِ ملک میں کتابیں شائع ہوئیں اور اس کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ لیکن زیر نظر کتاب کی نوعیت ان سب سے مختلف ہے۔ اس لیے کہ اسے مولانا مرحوم کے بھانجے، پروردہ اور جانشین مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نے اپنے مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں تحریر کیا ہے۔ مولانا محمد واضح رشید ندوی نے بجا طور پر اس کتاب کی اہمیت یوں بیان کی ہے: ''حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب بچپن سے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں رہے اور اس کے بعد مولانا سے ان کا قریبی تعلق رہا، ان کے اسفار میں ان کے مرافق رہے اور ندوۃ العلماء اور دوسرے اداروں اور تحریکوں میں مولانا کے مشیر اور معاون رہے۔ حضرت مولانا کو ان پر جتنا اعتماد تھا وہ دوسری کسی شخصیت کو حاصل نہیں تھا۔ اس لیے ان کی یہ تصنیف وثائقی حیثیت رکھتی ہے، اس کی حیثیت ایک مشاہد کے بیان کی ہے، اس میں فکر یا مطالعہ سے زیادہ تجربہ اور مشاہدہ کا عنصر پایا جاتا ہے'' (ص ۷)

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں حالاتِ زندگی کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے، باب دوم میں تعلیم و تربیت اور شخصیت کی تشکیل میں کارفرما اسباب اور عوامل پر روشنی ڈالی گئی ہے، باب سوم میں عملی زندگی اور جدو جہد کے مختلف پہلو (دینی دعوت، اصلاح معاشرہ، قائدین ملک وملت اور ممالک اسلامیہ کے زعماء کو مشورے اور نظام تعلیم و تربیت کی اصلاح) زیر بحث آئے ہیں۔ باب چہارم میں مختلف تحریکوں اور اداروں سے